

توضیح مفہومات۔ آیات قرآنی

کیا عقائد دین بھی ارتقائی ہیں

تحریر: ڈاکٹر علی محمد الصلابی
اُردو استفادہ: عائشہ جاوید

كان الناس أمة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وانزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه وما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغيا بينهم فهدى الله الذين امنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه والله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم (البقرہ: ۲۱۳)

ابتداء میں سب لوگ ایک ہی طریقے پر تھے۔ (پھر یہ حالت باقی نہ رہی اور اختلافات رونما ہوئے) تب اللہ نے نبی بھیجے، جو راست روی پر بشارت دینے والے اور کج روی کے نتائج سے ڈرانے والے تھے اور ان کے ساتھ کتاب برحق نازل کی تاکہ حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو اختلافات رونما ہو گئے تھے، ان کا فیصلہ کرے۔ اختلاف ان لوگوں نے کیا جنہیں حق کا علم دیا جا چکا تھا۔ انہوں نے روشن ہدایات پالینے کے بعد محض اس لئے حق کو چھوڑ کر مختلف طریقے نکالے کہ وہ آپس میں زیادتی کرنا چاہتے تھے۔ پس جو لوگ انبیاء پر ایمان لائے۔ انہیں اللہ نے اپنے اذن سے اس حق کا راستہ دکھایا، جس میں ان لوگوں نے اختلاف کیا تھا۔ اللہ جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے۔

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا، ”کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟“

آپ نے فرمایا: ”بے شک“۔

کہنے لگا، ”ان کے اور نوح علیہ السلام کے مابین کتنا عرصہ گزرا؟“

فرمایا: ”دس قرن“ (یعنی دور) (۱)

علم بشریات کے بڑے سے بڑے ماہرین، فلسفہ علم الانسان جیسے موضوع پر عمر بھر عرق ریزی کرنے کے باوجود اس انداز سے دریا کو کوزے میں بند نہیں کر سکتے، جیسا کہ مذکورہ بالا آیات مبینات میں اس ذات بابرکت نے کر دیا، جو علیم بھی ہے اور خبیر بھی۔ بلاشبہ یہ صرف اسی کلام کا خاصہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمام ادوار اور تمام انسانوں کیلئے سید المرسلین خاتم النبیین محمد ﷺ پر نازل فرمایا تاکہ روز محشر حق کی طرف رجوع کرنے والوں کیلئے بینائی و دانائی کا منبع قرار پائے۔ خیر البشر کے قول سے بھی اس کی توثیق کرا دی گئی اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ بے شک آپ ﷺ کے لبوں سے حق و صواب کے سوا کوئی بات نہیں نکلتی۔

تاہم اپنی روایتی ہٹ دھرمی کے پیش نظر مغربی محققین کی ایک بڑی تعداد یہ موقف رکھتی ہے کہ بنی نوع انسان کو یکبارگی ہی ان تمام دینی عقائد سے آگہی حاصل نہ ہوئی تھی جنہیں وہ آج ضابطہ حیات کا نام دیتی ہے، بلکہ یہ کئی صدیوں پر محیط ایک طویل ارتقائی عمل سے بتدریج گزر کر ان تک پہنچے ہیں۔

یہ امر قطعاً باعث استعجاب نہیں کہ ایسے مضحکہ خیز حقائق ان اصحاب علم کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں جو وحی کے اس نور سے بے بہرہ ہیں جو نہایت صراحت کے ساتھ دلنشین پیرایہ بیان میں واضح طور پر انسانی تاریخ اور فکر کی ابتدا کے اسلامی نقطہ نظر کو روز روشن کی طرح عیاں کر دیتا ہے، البتہ جو بات ہمیں و رط حیرت میں ڈالے ہوئے ہے، وہ یہ افسوسناک حقیقت ہے کہ ان دلائل عظمیٰ کا پرچار کرنے میں خود ہمارے بعض ارباب فکر و دانش ان نام نہاد محققین کی مکمل تائید کرتے نظر آتے ہیں۔ اس پر مزید ستم یہ کہ ہمارے ان بھائیوں میں سے چند ہونہار نکتہ دان ایسے بھی ہیں جو وحی الہی کے بحر بیکراں میں غوطہ زن ہو کر موتی چننے کی بجائے اپنے تئیں یہ کھوج لگانے میں مصروف ہیں کہ آخر عقیدہ اسلامی کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی؟؟؟

(صحیح ابن حبان، مجمع الطیرانی الکبیر، مستدرک الحاکم، الحاکم اور نخ اسد الدارانی نے اس کو مستند قرار دیا ہے)

ان حضرات کے مطابق ابتدائی آفرینش سے ہی نسل انسانی کے طرز حیات کا عقائد اور مادی ترقی سے گہرا ربط و تعلق رہا ہے۔ عقائد اور مادیت کی باہمی مطابقت پر زور دینے کے باوجود وہ یہ بیان کرنا بہر حال ضروری خیال کرتے ہیں کہ اس واٹھاگاف حقیقت سے فرار ممکن نہیں کہ سائنسی علوم کی نسبت مذہب کی حقیقت کا سراغ پانے کیلئے کی جانے والی بشری کاوشیں بہر حال زیادہ محنت طلب اور طویل المیعاد ہی ہیں۔ توجیہاً، وہ یہ استدلال وضع کرتے ہیں کہ مطلقاً کسی لافانی ہستی کے ازلاً وابداً موجود ہونے کا تصور مادی دنیا کی چند مخصوص پیچیدگیوں سے کہیں وسیع تر، وضاحت طلب اور دقیق موضوع ہے۔

چنانچہ سا لہا سال تک سرکھپائی کر کے یہ اس نتیجے پر پہنچ پائے ہیں کہ کفر والحاد اور شرک کو لادینیت سے منسوب کر دینا سراسر کم علمی بلکہ زیادتی ہے!! اب اس میں بیچارے ملحدین کا کیا تصور کہ وہ جس راز کو پانہیں سکے، وہ دراصل کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور جس کو احاطہ خیال میں لانے کیلئے طویل مہلت درکار ہونا بہر حال ایک ”فطری“ امر ہے!! اپنی اصحا کا نچوڑ پیش کرتے ہوئے وہ اوائل زمانہ میں ادیان و عقائد کی ابتداء پر روشنی ڈالتے ہوئے مختلف آراء کا اظہار کرتے ہیں۔ کہیں شجر و حجر کو تقدس کی علامت گردانا جاتا ہے، تو کہیں تاسخ ارواح کا گمراہ کن عقیدہ غالب نظر آتا ہے اور کچھ دوسرے محققین تو انین فطرت کے آگے انسانی بے بسی کو عقائد کے معرض وجود میں آنے کا سبب بتاتے ہیں۔

بد قسمتی سے مذکورہ بالا خرافات اور ان کے ساتھ ساتھ مغرب سے مستعار لئے گئے مجوزہ نظریات کی اسلامی دنیا میں نشرو اشاعت کے سلسلے میں ہر اول دستے کا کردار بڑی حد تک ہمارے بعض مسلم مفوین نے ادا کیا ہے۔ ہمارے خیال میں ضلالت کی اس دلدل میں گرجانے کا موجب غالباً ان کی یہ غلط فہمی ہے کہ عامۃ الناس نے بغیر کسی رشد و ہدایت کے انفرادی تگ و دو سے دین کی روح تک رسائی حاصل کی ہے۔ لہذا اس باطل نظریے کے پس منظر میں وہ خود کو یہ سوچنے پر مجبور پاتے ہیں کہ یہ سعی اسی نوعیت کی ہونی چاہیے جیسی کہ سائنسی میدان میں ہوئی جس کی بدولت بتدریج نئے افق تلاش کئے گئے۔

مزید برآں ان کی تحقیقات کا مطالعہ کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابتدائی ادیان کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی ’چشم بصیرت‘ مسخ شدہ ادیان سے تجاوز نہ کر سکی، چنانچہ ہمارے نزدیک حق و باطل کے درمیان واضح فرق کو وحی کی نصوص پر نہ پرکھنے کا سہرا ان کی اس ’وسعت نظری‘ کے سر جاتا ہے۔

مورخین آج تک یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکے کہ وہ تاریخ انسانی پر کامل دسترس رکھتے ہیں، حتیٰ کہ اگر ہم آج بھی دور حاضر کی کسی معروف شخصیت کے حالات زندگی کو ضبط تحریر میں لانا چاہیں، تو اصل حقائق تک پہنچنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ہوتا تو پھر انسانی تاریخ کے دور اول کے بارے میں تحقیق و اصحا تو بالفعل ان کی جان نا توں پر گراں تر ہے!!! یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر دستیاب مواد نہ صرف انتہائی بودا اور ناقص ہے بلکہ قاری کی خاطر خواہ تسلی کرنے میں بھی کلی طور پر ناکام رہتا ہے۔

ان تمام معارضات اور مجادلات کے مقابل اللہ جل جلالہ نے نہایت بلیغ انداز میں فلسفہ علم بشریات کا علم اپنے بندوں کو عطا فرما دیا کہ اس سے بڑھ کر نہ کسی کا علم ہے اور نہ کسی کا انداز بیان۔

”ز زمین اور آسمان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہیں“۔ (آل عمران)

رب جلیل نے بتایا کہ آدم علیہ السلام اول البشر تھے۔ ان کا خمیر خاک سے اٹھایا گیا، پھر اللہ نے اس پتلے میں اپنی روح پھونکی (نسبت تعظیمی)، اور ان کی پشت سے یوم آخرت تک آنے والی تمام نسلوں کو نکال کر ان سے اپنی وحدانیت کا اقرار و تصدیق کروائی تاکہ قیامت تک کیلئے حجت قائم ہو جائے اور وہ یہ جان لیں کہ ان پر اپنے پروردگار کے حقوق کیا ہیں۔ پھر جنت العلیٰ کو ان کا مسکن بٹھرایا۔ ماسوا ایک درخت کے پھل کے، آدم اور ان کی زوجہ حوا علیہما السلام کو بہشت بریں کے تمام ثمرات سے متمتع ہونے کا پروانہ جاری کر دیا گیا۔ آدم علیہ السلام کے ازلی دشمن ابلیس نے اپنے حریف پر عنایات و اکرام کی یہ فراوانی دیکھ کر ہانہ گیا، پس وہ موقع پاتے ہی ناحیہ کا روپ دھار کر ان کے پاس آیا اور اپنے دام فریب میں ان کو پھانس لیا۔ نفس امارہ، نفس لوامہ پر غالب آیا، عقل اشتہاء کے ہاتھوں زیر ہوئی۔ آدم اور حوا علیہما السلام نے شجر ممنوعہ کا پھل کھا لیا اور اس طرح وہ اپنے رب کی نافرمانی کا ارتکاب کر کے اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے، بعد ازاں ان کی توبہ قبول ہوئی اور انہیں زمین کی نیابت ملی۔ اپنی خطا کا ادراک ہوتے ہی انہوں نے اس کے حضور گڑگڑا کر اعتراف گناہ کرتے ہوئے توبہ کی، جسے ان کے رب نے شرف قبولیت بخشا اور پھر انہیں زمین پر بھیج دیا گیا۔

اللہ چونکہ عادل اور اپنے بندوں پر بہت رحیم ہے، اس لئے اس نے اپنی پکار پر لیک کہہ کر بندگی کی راہ پر چلنے والوں کو دنیاوی زندگی میں ہدایت پر کار بند رہنے کی توفیق اور آخرت میں کبھی نہ ختم ہونے والی آسائشات کی بشارت دی تو دوسری طرف اس نے کفر اور معصیت کی روش اختیار کرنے والوں کیلئے روئے زمین پر لعنت و گمراہی اور محشر میں ذلت و رسوائی کو مقدر ٹھہرانے کی وعید سنا ڈالی۔

”ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ۔ پھر جو میری طرف سے کوئی ہدایت تمہارے پاس پہنچے تو جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں کوئی خوف اور رنج نہ ہوگا اور جو اسے قبول کرنے سے انکار کریں گے اور ہماری آیات کو جھٹلائیں گے وہ آگ میں جانے والے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے“۔ (البقرہ)

اور فرمایا ”تم دونوں (فریق یعنی انسان اور شیطان) یہاں سے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے۔ اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی میری اس ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بدبختی میں مبتلا ہوگا۔ اور جو میرے ”ذکر“ (درس نصیحت) سے منہ موڑے گا اس کیلئے دُنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا: ”پروردگار، دُنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا، یہاں مجھے اندھا کیوں اٹھایا؟“ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں اسی طرح تو ہماری آیات کو، جبکہ وہ تیرے پاس آئی تھیں، تو نے بھلا دیا تھا۔ اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔“ (ط)

کہاں انسان کا بنایا ہوا گورکھ دھندا اور کہاں وحی کا یہ سرچشمہ ہدایت جو آب رواں کی طرح دل و دماغ میں سرایت کرتا جاتا ہے اور بے شک اللہ جسے چاہے، اس نور

ہدایت سے نواز دے۔ اللہم اجعلنا منہم۔

